Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۳۵۲

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۳۰ | ۲۰ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۸ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۲۰ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۰

Multan Cant.

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ تبوک ۱۳۲۱ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے رمضان المبارک کی برکات کے حصول کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مجاہد تحریک جدید سیرالیون کی ہمشیرہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نیروبی لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ آج مجاہدین تحریک جدید نے مولوی محمد صاحب کے اعزاز میں جو عنقریب مغربی افریقہ برائے تبلیغ اسلام جانیوالے ہیں دعوۃ افطاری دی۔ جس میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۸ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

سندھ کے حُر اور فسادات کرنیوالے باغی

ہم کسی صورت میں قانون شکنی جائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح ازرُوئے قانون قائم شدہ حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا بھی اسلام نے بہت بڑا جرم قرار دیا ہے۔ اس وجہ سے جو لوگ قانون شکنی یا بغاوت کے مرتکب ہوں۔ ان کے مقابلہ میں حکومت جو تعزیری کارروائی کرے۔ اس کے وہ مستحق ہیں۔ لیکن اگر ایک ہی قسم کے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کے متعلق حکومت کا طرزِ عمل مختلف ہو۔ خاص کر جن کے افعال کی نوعیت زیادہ شدید اور جن کا نتیجہ زیادہ نقصان رسان ہو۔ ان کے ساتھ حکومت نسبتاً بہت نرم سلوک روا رکھے۔ تو یقیناً حیرت اور تعجب کی بات ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ سندھ کے علاقہ میں حُر کہلانے والے مسلمانوں نے قانون شکنی کرتے ہوئے ایک ریل گاڑی کو پٹڑی سے اتار دیا۔ اور اندھا دُھند گولیاں چلا کر کئی ایک لوگوں کو قتل کر دیا۔ نیز لوٹ مار کی۔ اسی طرح بعض سرکاری ملازموں۔ اور اپنے مخالفوں کے قتل کے بھی مرتکب ہوئے یہ جو کچھ انہوں نے کیا۔ بہت بُرا کیا۔ حکومت نے ان کے علاقہ میں مارشل لاء جاری کر کے فوج کے ذریعہ گرفتاریاں کیں۔ اور کئی ایک کو پھانسی تک کی فوری سزائیں دیں اور اس وقت تک ان کے استیصال کی پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے ان لوگوں کی حمایت نہ کرتے ہوئے حکومت کو سخت سے سخت کارروائی کرنے میں حق بجانب قرار دیا۔ لیکن اب جبکہ حُروں کی نسبت بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں قانون شکنی کی گئی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں حکومت کو بہت زیادہ نقصان پہونچایا گیا ہے۔ حکومت نے ان لوگوں کے خلاف جو کارروائی کی ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اتنے بڑے تفاوت کی وجہ کیا ہے۔

دیگر نقصانات کو چھوڑ کر صرف محکمہ ریلوے کے نقصانات کا جو اندازہ خود حکومت نے لگایا۔ اور جو حکومت کے ممبر وار ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی میں پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہے "حال کے فسادات میں ریلوے کو جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا اندازہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ مگر یہ نقصان ایک کروڑ روپیہ سے کم نہیں ہوگا۔" اسی طرح گاڑیوں کے پٹڑیوں سے اتارنے کے متعلق کہا گیا کہ "سول نافرمانی کی تحریک سے اڑھائی سو ریلوے اسٹیشنوں کو نقصان پہونچا۔ پٹڑیوں کو اکھاڑنے سے ۴۴ گاڑیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔"

پھر سرکاری ملازموں کو جس قدر جانی نقصان پہونچا۔ اس کے متعلق گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا:۔ "۳۱ پولیس والے ہلاک اور بہت زیادہ تعداد میں زخمی ہوئے۔ محکمہ ڈاک اور ریلوے کے آدمیوں کو چھوڑ کر۔ سول افسران ہلاک اور ۱۴۲ زخمی ہوئے۔"

یہ نقصانات کی صرف ایک جھلک ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حُروں کے مقابلہ میں یہ نقصانات نہایت شدید ہیں کیا بلحاظ جانی اور کیا بلحاظ مالی۔ پھر حُروں کا شورش پیدا کرنے سے مقصد تو یہ بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے پیر کو رہا کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہتے تھے۔ لیکن ہندوستان کے مختلف علاقوں میں فسادات کرنے والوں کا مقصد جو خود حکومت نے بیان کیا ہے۔ اور جس کے اس کے پاس ثبوت موجود ہیں یہ تھا۔ کہ جاپان کے لئے ہندوستان پر حملہ کرنے میں آسانیاں پیدا کی جائیں۔ چنانچہ وزیر ہند نے کہا:۔

"تخریب کی یہ سکیم بہت غور وخوض سے مرتب کی گئی تھی۔ صرف روزانہ زندگی کے مشاغل پر ہی نہیں۔ بلکہ خود ہندوستان کی حفاظت پر اثر انداز تھی۔ ان مقامات پر خاص طور سے حملہ کیا گیا۔ جو مشرقی ہندوستان میں ہیں۔ اور جنہیں جاپانیوں کے حملہ کا خطرہ درپیش ہے۔ ان ریلوے لائنوں کی خرابی کا نتیجہ یہ ہوتا کہ سامانِ حرب تیار کرنے والے کارخانوں کو کوئلہ نہ پہونچ سکتا۔"

اسی سلسلہ میں کہا "ہمیں ایک ایسی تحریک کا سامنا تھا۔ جو طلباء کی ہنگامہ آرائی۔ اور غنڈوں کی فساد انگیزی سے بالکل مختلف تھی۔ ہمیں ایک بڑی خطرناک تحریک کا سامنا تھا۔ اگر گفت وشنید کی آڑ میں یہ تحریک اور چند ہفتوں تک جاری رہتی۔ اور اس کو منظم ہونے دیا جاتا۔ تو نتائج بے حد تباہ کن ہوتے۔ آتش زدگی کی سکیم بڑی ہوشیاری سے مرتب کی گئی تھی۔ اس کا مقصد ہندوستانیوں کی روزمرہ کی زندگی پر حملہ کرنا ہی نہیں تھا۔ بلکہ خود ہندوستانیوں کی حفاظت پر حملہ کرنا تھا۔ اس سے مساعیٔ جنگ معطل ہو جاتیں۔ ہندوستان کی حفاظت اور برما پر دوبارہ قبضہ کر کے چین کو مدد دینا ناممکن ہو جاتا۔"

آخر میں وزیر ہند نے کہا:۔ "ہمیں جو ثبوت مل رہا ہے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ بغاوت اور بدنظمی پھیلانے کی یہ مہم ان ہدایات کا نتیجہ تھی۔ جو مقامی کانگرسی لیڈروں نے مقامی طور سے جاری کیں۔"

گویا ایک طرف تو حکومت ان فسادات کو کھلم کھلا بغاوت قرار دے رہی ہے۔ جس کا مقصد ہندوستان کو خطرہ میں ڈالنا۔ اور مساعیٔ جنگ کو معطل کر دینا تھا۔ اور دوسری طرف اس دوران میں جو نقصانات ہوئے ہیں۔ اگر ان میں سے صرف اسی نوعیت کے نقصانات کو لیا جائے۔ جو حُروں نے ایک محدود حلقہ میں کئے۔ تو ان میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لیکن اس کے مقابلہ میں قانون شکن حروں اور بغاوت کرنے والے فسادیوں سے حکومت جو سلوک کر رہی ہے۔ اس میں کوئی نسبت نظر نہیں آتی۔ کسی فساد زدہ علاقہ میں مارشل لا جاری نہیں کیا گیا۔ اور کسی مقام پر فوجی عدالت نے باغیوں کے متعلق فیصلہ نہیں کیا۔ اور نہ کسی کو فوری سزا دی گئی ہے۔ حکومت کے ارباب حل و عقد کو چاہیئے۔ کہ اس طریق عمل پر غور کریں۔ اور اس کے دور رس نتائج کو نظر انداز نہ کریں۔ حُر مجرم سہی۔

لیکن سزا دینے میں جرم کی نوعیت اور اس کے اثرات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ خاص کر جبکہ ان سے بہت بڑھ کر جرم کرنے والوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں بہت نرمی کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس قدر نرم کہ پارلیمنٹ میں وزیر ہند نے جب حالات پیش کئے۔ تو ایک لیبر ممبر دوران تقریر میں ہی بول اٹھا۔ کہ "اگر کانگرسی لیڈروں کے خلاف الزامات ایسے ہی سنگین تھے۔ تو انہیں صرف نظربندی کے کیمپوں میں کیوں رکھا گیا ہے؟"

تحریک جدید کے سیکرٹری مال خاص توجہ فرمائیں

تحریک جدید سال ہشتم میں جن جماعتوں نے حصہ لیا۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ ابھی بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جن کے وعدوں میں پانچ فیصدی سے ۳۰ فیصدی تک وعدے کے پورا ہونے میں کمی ہے۔ یعنی کسی جماعت نے اپنے سال ہشتم کے وعدے سے پانچ کسی نے دس۔ کسی نے پندرہ۔ کسی نے بیس۔ کسی نے پچیس اور کسی نے تیس فیصدی کم ارسال کیا ہے۔ ایسی جماعتوں کے کارکنوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل مرکز میں پورا ہو جائے۔ کیونکہ جن جماعتوں کے وعدے سو فی صدی پورے ہو چکے ہیں۔ یا ۲۹ رمضان المبارک تک ہو جائیں گے۔ ان جماعتوں کے کارکنوں کے نام اچھا کام کرنے کی وجہ سے حضور کی خدمت میں دُعا کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

پس ہر جماعت کا ہر کارکن محاسبہ کرے۔ اور دیکھ لے کہ جن احباب کا چندہ پورا نہیں ملا۔ ان سے لے کر جلدی سے جلد ارسال کر دے۔ تا اس کا نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

تبدیلی پتہ خاکسار نے اپنی جائے رہائش نصرت آباد سے تبدیل کر کے کنری میں اختیار کر لی ہے۔ اب خط و کتابت کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔ ڈاکٹر احمد الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ

درخواست ہائے دُعا (۱) میرا چھوٹا بچہ چند روز سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے شفا بخشے۔ خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل

(۲) میری خوشدامن صاحبہ بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر (۳) میں ۱۰ ستمبر سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا کرے۔ خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی قادیان

درخواست دُعا و مغفرت میری والدہ صاحبہ محترمہ یعنی جناب خان بہادر شیخ محمد حنیف صاحب مرحوم سابق ڈپٹی کلکٹر و رئیس بیلی بھیت کی اہلیہ صاحبہ ۲۶ ماہ اگست ۱۹۴۲ء بوقت ۱/۲ ۷ بجے شب ایک طویل علالت کے بعد اپنے معبود حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ چونکہ احباب و اعزا کے تعزیتی خطوط کثرت کے ساتھ پیام ہمدردی و اظہار غم لئے ہوئے تقریباً روزانہ موصول ہو رہے ہیں۔ انفرادی طور پر سب کا شکریہ ادا کرنا محال ہے۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ سے جمیع احباب۔ کا جو ہمارے شریک غم والم رہے ہیں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے بڑے بھائی جناب لفٹیننٹ عارف زماں صاحب آجکل باہر ڈیوٹی پر ہیں۔ انکی بخیریت واپسی کے لئے بھی احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نزولِ آفات کے متعلق الٰہی قانون

"بلاؤں کے نزول میں ہمیشہ سے قانونِ قدرت یہی ہے۔ کہ جو بلائیں شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ وہ الگ ہیں اور خدا کے راستبازوں اور پیغمبروں پر جو بلائیں آتی ہیں وہ ان کی ترقی درجات کے لئے ہوتی ہیں۔ بعض جاہل جو اس راز کو نہیں سمجھتے۔ وہ جب بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس بلا سے فائدہ اٹھائیں۔ اور کم از کم آئندہ کے لئے مفید سبق حاصل کریں۔ اور اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کریں کہہ دیتے ہیں کہ اگر ہم پر مصیبت آئی تو کیا ہوا۔ نبیوں اور پیغمبروں پر بھی تو آ جاتی ہیں۔ حالانکہ ان بلاؤں کو انبیاء کے مشکلات اور مصائب سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ جہالت بھی کیسی بُری مرض ہے۔ کہ انسان ایسا قیاس مع الفارق کر بیٹھتا ہے۔ یہ بڑا دھوکہ واقعہ ہوتا ہے۔ جو انسان تمام انبیاء کی مشکلات کو عام لوگوں کی بلاؤں پر حمل کر لیتا ہے۔ خوب یاد رکھو جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ انبیاء اور دوسرے اخیار و ابرار کی بلائیں محبت کی راہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ترقی دیتا جاتا ہے۔ اور یہ بلائیں وسائل ترقی میں سے ہیں۔ لیکن جب مفسدوں پر آتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس عذاب سے تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ بلائیں ان کے استیصال اور نیست و نابود کرنے کا ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ یہ ایسا فرق ہے۔ کہ دلائل کا محتاج نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

درس تفسیر کبیر

خدام الاحمدیہ کو یاد دہانی

گزشتہ سال ۱۹ ماہ تبوک (ستمبر) کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں مقامی احباب کو درس القرآن میں شمولیت کی تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"پھر میں بیرونی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی جگہ درس کا انتظام کریں۔ اب تو درس دینے میں اس لحاظ سے بہت کچھ سہولت پیدا ہو چکی ہے کہ قرآن کریم کے ایک حصہ کی تفسیر ہماری طرف سے شائع ہو گئی ہے۔ پس اگر جماعتیں سارے قرآن کے درس کا انتظام نہ کر سکتی ہوں۔ تو انہیں اس حصہ میں تفسیر کبیر کے درس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے یہ تفسیر ابھی تک نہیں پڑھی۔ اس ذریعہ سے وہ اس تفسیر کو سن سکیں گے۔ اور جنہوں نے ایک دفعہ اس کو پڑھا ہوا ہے۔ انہیں اس ذریعہ سے اس کے مضامین دوبارہ تازہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ خالی ایک دفعہ پڑھ لینے سے کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔ بلکہ بار بار پڑھنے سے یاد ہوتی ہے" (الفضل جلد ۲۹ نمبر ۲۲۱)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کی گئی تھی کہ اگر جماعت کی طرف سے ان کے ہاں درس کا انتظام نہ ہو۔ تو وہ خود اپنے طور پر اس کا انتظام فرمائیں۔ امید ہے کہ امسال بھی تمام مجالس نے اس ہدایت کے مطابق حسب ضرورت درس کا انتظام کر دیا ہوگا۔ بہرکیف ہم پھر بطور یاد دہانی حضور کا ارشاد بالا پیش کرتے ہوئے مستدعی ہیں۔ کہ جلد سے جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔ تفسیر کبیر کے درس کے علاوہ اراکین کو اس کے انفرادی مطالعہ کی بھی تحریک فرمائیں۔ یہ معارف قرآنی کا نادر خزانہ خدا تعالیٰ کی خاص دین ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کی جتنی بھی قدر کریں کم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس ہدیہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ تا بارگاہ ایزدی میں ہمارا یہ جذبہ شکر و قدردانی قبول ہو۔ اور لا ٔزیدنکم کے وعدہ کے مطابق ہمیں باقی ۲۵ پاروں کی تفسیر بھی عطا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی محبت اس کے معارف و اسرار کے حصول کا عشق اور ہمیں ان کو قرآن کے تابع بنانے کی توفیق بخشے۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ سید محمود عالم صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۳۲)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے فرمایا نواب صدیق حسن خان صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب ہر دو کو خیال تھا۔ کہ وہ اس صدی کے مجدد ہوں گے۔ اسی ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ان مولویوں کو کیا معلوم کہ مجددیت کیا ہوتی ہے مجددوں کو تو چوہڑوں کی طرح ہر وقت غلاظت میں ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے یعنی لوگوں کی اندرونی گندگی کو صاف کرنا پڑتا ہے

(۳۳)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک مرتبہ دریافت کیا۔ کہ حضور لوگوں سے بہت مختصر الفاظ میں بیعت لیتے ہیں۔ مجھ سے تو بیعت کے وقت بہت کچھ اقرار لیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تو ان کا اپنے ہاتھ پر توبہ کرنا بھی غنیمت سمجھتا ہوں۔ زیادہ اقرار کیا لوں؟

(۳۴)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مولوی صاحب کے سامنے ایک حدیث پیش کی۔ مولوی نے حوالہ طلب کیا۔ آپ نے بخاری منگائی۔ اور ورق پر ورق الٹنا شروع کر دیا۔ اور حدیث نکال کر سامنے رکھ دی۔ بعد میں جب حضورؑ سے دریافت کیا گیا۔ کہ حضور نے اس قدر جلد حوالہ کس طرح نکال لیا۔ تو حضورؑ نے جواب دیا۔ کہ کتاب کے اوراق سب کے سب مجھے سفید نظر آ رہے تھے۔ اور جب وہ صفحہ آیا۔ جس میں وہ حدیث تھی۔ تو سوائے اس حدیث کے اس میں اور کچھ بھی لکھا ہوا نہ تھا۔ یعنی اس حدیث کی اگلی اور پچھلی سطروں کی جگہ بھی سفید تھی

(۳۵)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے اپنے اور انجمن کے تعلقات کے ذکر میں فرمایا۔ کہ جب صدر انجمن کی بنیاد پڑی۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ کہ یہ بنیاد تو مسیحی طرز کی ہے۔ کہیں گمراہ نہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا۔ کہ بنیاد بھی اسی طرز کی ہے اور گمراہ بھی ہو گی۔ مگر ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی۔ چنانچہ پیغامیوں کے لئے گمراہی کا یہی زینہ ہے۔

(۳۶)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا۔ تو میں نے حضورؑ سے ذکر کیا۔ کہ علماء اس دعوے کو تسلیم نہیں کریں گے۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے تو اللہ تعالےٰ کے حکم پر چلنا ہے۔ خواہ علماء مانیں۔ یا نہ مانیں۔ انکی مرضی۔

(۳۷)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ سید محمد علی صاحب جو قادیان کے رہنے والے تھے۔ ان کی بیوی ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی نے اس بیماری کی حضور کو خبر دی۔ حضرت اقدس کی اس طرف توجہ نہ ہوئی۔ جس پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جلدی اندر بلوا بھیجا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اٹھ کر فوراً چلے گئے۔ اور جا کر حضرت اُم المومنین کے کہنے پر کہ سید محمد علی شاہ صاحب کی بیوی سخت بیمار ہے۔ آپ نے دوا بھیج دی۔ اور وہ اچھی ہو گئیں۔

(۳۸)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے علاج میں اس قدر دوا دوش کی۔ کہ ظاہری نظر سے دیکھنے والا بہت بڑا دنیادار کا لقب دیتا۔ مگر جس وقت وہ فوت ہو گئے تو فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک امانت سپرد کی تھی۔ اس کی حفاظت میں اپنی انتہائی قوت خرچ کر دی۔ اور جو ذمہ واری ہم پر عائد ہوتی تھی۔ اسے مقدور بھر نباہا۔ اور پھر بیٹھ کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے وفات کی خبر اس کی پیدائش سے بھی پہلے سے دی ہوئی تھی۔ جو پوری ہوئی۔ انی اسقط من اللہ واصیبہٗ

(۳۹)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک روز بڑی رات گزرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے بلوا بھیجا۔ جب میں گیا۔ تو فرمایا۔ کہ محمود کی ماں کو وفات مسیح کا مسئلہ سنا رہا تھا۔ تو کہنے لگیں۔ کہ سن تو چکی ہوں۔ کہ مسیح فوت ہو گئے۔ اب بار بار کیوں سناتے ہیں ان کے نزدیک مسیح کی وفات کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ حضرت مولوی صاحب رضؓ فرماتے ہیں میں نے کہا۔ حضور اسی لئے تو آجتک خدا تعالےٰ نے کسی عورت کو نبی نہیں بنایا۔

(۴۰)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں بھیرہ میں مکان بنوا رہا تھا اور قادیان میں حضرت حضورؑ کی زیارت کے لئے آیا تھا۔ چند روز بعد حضورؑ نے مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کے ذریعہ کہلا بھیجا۔ کہ اپنی ایک بیوی کو یہاں بلوا لیں۔ میں نے بلوا لیا۔ پھر دوسری بیوی کو بھی بلوانے کا ارشاد ہوا۔ پھر آخری مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کی معرفت کہلا بھیجا۔ کہ مجھے آپ کی نسبت الہام ہوا ہے لاتصبون الی الوطن۔ فیہا تھان وتمتحن اس لئے بھیرہ جانے کے ارادہ کو ترک کر دیں

(۴۱)

حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں جموں میں ایک اشتہار پڑھ کر دریافت کے لئے قادیان پہنچا۔ اندر اطلاع کی گئی۔ تو خبر آئی۔ کہ عصر کے بعد ملوں گا۔ جب حضورؑ تشریف لائے۔ تو سیڑھی پر دیکھتے ہی دل چاہا۔ کہ قربان ہو جاؤں۔ دوسرے روز سیر کو چلے۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ بعض دشمنوں کے اعتراض کا جواب نہیں بن پڑتا۔ کیا الزامی جواب دے کر ٹال دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر بے ایمانی اور کیا ہو گی۔ کہ اپنے آپ کو تو جواب نہیں آتا۔ مگر دوسروں کو الزامی جواب دے کر ٹالا جائے۔ قادیان سے واپس جاتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے ایک روپیہ دیا۔

(۴۲)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن کریم کی مشکل آیات کے حل کرنے کی تدبیر پوچھی حضور نے فرمایا۔ کہ جو آیت مشکل نظر آئے۔ اسے ایک کاغذ پر لکھ کر دروازہ کے سامنے لٹکا دیں۔ تا کہ آتے جاتے نظر پڑے۔ چند روز کے بعد وہ مشکل آیت حل ہو جائیگی۔

(۴۳)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سے ملنے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے کسی مرید نے حضور کو جاتے وقت ایک روپیہ دیا۔ کہ مولوی صاحب کو میری طرف سے بطور نذرانہ پیش کر دیں۔ جب حضورؑ نے وہ روپیہ اُن کو دیا۔ تو مولوی عبداللہ صاحب نے یہ کہکر واپس کر دیا کہ کھوٹا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکلیف ہوئی۔ کہ نذرانہ میں کھرے کھوٹے کا کیا سوال اور اسی تاریخ سے وہاں جانا چھوڑ دیا۔

(۴۴)

حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے ایک اشتہار شائع کرنے کے لئے دیا۔ اس میں ایک فقرہ تھا۔ کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ میں سمجھ نہ سکا۔ اشتہار تو دے دیا۔ مگر لکھ دیا ہے

بمے سجادہ رنگیں کن گرت پیرِ مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

پھر جب حضورؑ سے ملنے آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ حضرت ابو حنیفہ کا کیا مشرب تھا۔ میں نے کہا۔ پہلے قرآن کریم سے استدلال کرتے تھے۔ پھر حدیث پر نظر ڈالتے تھے۔ اور آخر میں اپنے اجتہاد سے کام لیتے تھے۔ اس پر حضرت مسیح موعود

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذریۃ البغایا کا صحیح مفہوم

عربی زبان کے الفاظ کے معانی کرتے وقت لغت کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ انسان بہک کر کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ اور حقیقت تک اس کی نگاہ نہیں پہونچ سکتی۔ مثال کے طور پر توفی کے لفظ کو لے لیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ محکم اصل بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ فاعل ہو مفعول بہ ذی روح ہو۔ اور باب تفعّل ہو تو توفی کے معنی بجز قبض رُوح کے اور کوئی نہیں ہو سکتے۔ اور آپ نے چیلنج دیا۔ کہ اگر کوئی اس کے خلاف قرآن کریم احادیث لغت یا شعراء عرب کے دواوین سے ایک ہی مثال پیش کر دے۔ تو میں اسے گراں قدر رقم انعام دینے کے لئے تیار ہوں۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ اس چیلنج کے مقابلہ میں کوئی نہ اٹھا۔ اور اس طرح سب مخالفین نے اپنے عجز سے اس اصل کے صحیح ہونے کا اقرار کر لیا۔

یہی حال اور عربی الفاظ کا ہے۔ کہ ان کے معنے کرتے وقت لغت کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ نہ صرف اس لئے۔ کہ لغت کے بغیر صحیح مفہوم معلوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ عربی زبان کے الفاظ کثیر المعنیٰ ہوتے ہیں۔ اور ایک ایک لفظ بعض دفعہ کئی کئی معنوں کا حامل ہوتا ہے۔ اس صورت میں کلام کے سیاق وسباق کو دیکھ کر فیصلہ کرنا پڑیگا کہ کونسے معنی زیادہ صحیح اور سیاق و سباق کے مطابق ہیں۔ مگر ہندوستان میں عام طور پر چونکہ لوگ علم عربی سے ناواقف ہیں۔ اس لئے وہ لغت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور ان کے علماء جو بھی مفہوم انہیں بتا دیں۔ اسے پتھر کی لکیر سمجھ لیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ فقرات ہیں۔ جن میں ذریۃ البغایا کے الفاظ آئے ہیں مخالفین اس کے معنی فاحشہ عورتوں کی اولاد یا "کنجریوں کی اولاد" کرتے ہیں۔ مگر اتنی تکلیف نہیں اٹھاتے۔ کہ لغت کو دیکھ لیں۔ وہاں "بغایا" کے کیا معنی لکھے ہیں۔ اگر لغت کو دیکھا جائے تو کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ تاج العروس جو لغت کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے ویقال للامۃ بغیٌ وان لم یرد بہ الذم (جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹) کہ عربی زبان میں لونڈی کو بغیٌ کہا جاتا ہے۔ خواہ اس سے اس کی تحقیر مراد نہ ہو۔ اسی طرح لکھا ہے والبغی الامۃ فاجرۃً کانت اوغیر فاجرۃ۔ بغیٌ لونڈی کو کہا جاتا ہے۔ خواہ وہ فاجرہ ہو یا نہ ہو۔ یعنی خواہ وہ پاک دامن ہو۔ مگر اس وجہ سے کہ وہ لونڈی ہے اسے بغیٌ کہا جائے گا۔

صحاح الجوہری میں لکھا ہے الامۃ یقال لھا بغیٌ وجمعھا البغایا ولا یراد بہ الشتم وان سمّین بذالک فی الاصل لفجورھن (صفحہ ۱۴۴) کہ لونڈی کو عربی زبان میں بغیٌ کہا جاتا ہے۔ جس کی جمع بغایا آتی ہے۔ اور اس سے مراد گالی نہیں۔ اگرچہ لونڈیوں کو بغایا ان کے فسق وفجور کی وجہ سے ہی کہنا شروع کیا گیا تھا۔

تاج العروس میں یہ بھی لکھا ہے کہ البغیۃ فی الولد نقیض الرشد ویقال ھو ابن بغیۃ یعنی بغیہ کا لفظ رشد کے مقابلہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے ھو ابن بغیۃ فلاں آدمی ناشائستہ یا ہدایت سے دُور ہے۔

دوسرا لفظ "ذریت" ہے۔ اس کے معنی نسل کے ہی نہیں بلکہ عربی زبان میں یہ لفظ تعلق رکھنے والوں کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی وھم لکم عدوٌ (کہف ع ۷) کیا تم مجھے چھوڑ کر ابلیس اور اس کی ذریت کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ اس جگہ ابلیس کی ذریت کے الفاظ ابلیس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں نہ یہ کہ فی الحقیقت ابلیس کی اولاد ہے۔

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وجعلنا ذریتہم الباقین (صافات ع ۳) ہم نے اس کی ذریت کو باقی رکھا۔ حالانکہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ طوفان نوح کے وقت کشتی میں آپ کے ساتھ آپ پر ایمان لانے والے سوار ہوئے۔ اور وہی محفوظ رہے تھے۔ پس اس جگہ بھی ذریت سے مراد وہی لوگ ہیں۔ جو سچے دل سے حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اور جنہوں نے آپ کے ساتھ تعلق رکھا۔ پہلی کتابوں میں بھی اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت مسیح فقیہوں اور فریسیوں سے کہتے ہیں "اے سانپ کے بچو" (متی ۳۴/۱۲) اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ فی الحقیقت سانپ کے بچے تھے۔ بلکہ چونکہ وہ سانپوں کی طرح ڈستے اور دکھ دیتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح ناصری نے ان کو سانپ کے بچے کہا۔ اسی طرح ایک دفعہ فرمایا "تم اپنے باپ ابلیس سے ہو" (یوحنا ۴۴/۸) ظاہر ہے۔ کہ ان کا باپ ابلیس نہیں تھا۔ مگر چونکہ وہ ابلیس کے سے کام کرتے تھے اس لئے اسی کی ذریت قرار دیئے گئے۔ پس ذریت کے معنی بھی "اولاد" کے نہیں۔ جیسا کہ عام طور پر مخالفین کیا کرتے ہیں

اس تشریح کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محولہ بالا فقرہ کو دیکھئے۔ اس کا مفہوم یہ بنتا ہے۔ کہ میں نے اسلام کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں جو کتابیں تالیف کی ہیں۔ جن میں براہین احمدیہ۔ سرمہ چشم آریہ۔ توضیح مرام فتح اسلام۔ ازالہ اوہام اور دافع الوساوس شامل ہیں۔ انہیں تمام مسلمان محبت اور شوق کی نظر سے دیکھتے۔ ان میں بیان کردہ معارف سے فائدہ اٹھاتے اور میری ان باتوں کو قبول کرتے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو ناشائستہ اور ہدایت سے دُور ہیں۔ اور ایسے لوگوں سے اپنے تعلقات رکھتے ہیں۔ جن کے دلوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر لگا دی ہے۔ وہ ان کو قبول نہیں کرتے یہ معنی کلام کے سیاق وسباق کو مدنظر رکھتے ہوئے کس قدر صحیح اور درست ہیں۔ مگر جو معنی مخالفین بیان کرتے ہیں وہ کتنے غیر مربوط اور بے جوڑ دکھائی دیتے ہیں۔ یہ امر بتایا جا چکا ہے۔ کہ بغایا لونڈیوں کو کہا جاتا ہے مگر جب اس لفظ کا اطلاق عام لوگوں پر کیا جائے۔ تو اس کے معنی ناشائستہ اور رذیل طبقہ کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ غلام اور لونڈیاں اعلےٰ طبقہ میں شمار نہیں کی جاتیں۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے محصنات سے ان کی سزا نصف رکھی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا اس کا لب لباب یہ ہے کہ ہر مسلمان میری ان کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو میں تائید اسلام میں بجا لا رہا ہوں۔ مگر وہ کمینے لوگ جنہیں اسلام کا غلبہ پسند نہیں۔ یا اس گروہ سے تعلق رکھنے والے لوگ۔ ان کے لئے یہ بات سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ کہ کیوں اسلام کا پہلوان میدان میں نکل آیا۔ وہ ان پیہم ضربات سے جو اسلامی توپیں ان کے محلات پر کر رہی ہیں سٹ پٹا رہے ہیں۔ اور انہیں یہ بات پسند نہیں۔ مگر مسلمان خوش ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام غالب آ رہا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب وفات پائی تو اخبار "وکیل" نے آپ کی ان اسلامی خدمات کا ان الفاظ میں ذکر کیا کہ "غیر مذاہب کی تردید میں اور اسلام کی حمائت میں جو نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں۔ ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا وہ اب تک نہیں اترا ہے۔ ان کی کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلموں کو مرعوب کر دیا۔ اور اسلامیوں کے دل بڑھا دیئے۔ اور مذہب کی پیاری تصویر کو ان آلائشوں اور گرد وغبار سے صاف کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جو مجاہل کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے چڑھا دیئے تھے۔ غرضکہ اس تصنیف نے کم از کم ہندوستان کی حد میں دنیا میں ایک گونج پیدا کر دی۔ جس کی صدائے بازگشت ہمارے کانوں میں اب تک آ رہی ہے۔ گو بعض بزرگان اسلام اب براہین احمدیہ کے بُرا ہونے کا فیصلہ دے دیں۔ محض اس وجہ سے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی نسبت بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔ اور بطور حفظ ماتقدم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنے آئندہ دعاوی کے متعلق بہت کچھ مصالحہ فراہم کر لیا تھا۔ لیکن اس کے بہترین فیصلہ کا وقت ۱۸۸۰ء تھا۔ جبکہ وہ کتاب شائع ہوئی۔ مگر اس وقت مسلمان بالاتفاق مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ دے چکے تھے۔"

(اخبار وکیل ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

مرزا حیرت صاحب دہلوی نے لکھا:۔

"نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے۔ آجتک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بد تہذیبی سے یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام کو گالیاں دیں۔ کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا نہ دے سکتے ہیں"

(اخبار کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

کس طرح ان تحریروں کا ایک ایک لفظ اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ اُس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ اور دوسری کتب کے ذریعہ جو اسلام کی تائید کی وہ بے مثال تھی۔ مسلمان اس سے بیحد خوش ہوئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ اب مخالفین اسلام کی مجال نہیں۔ کہ ہمارے مقابلہ میں ٹھہر سکیں۔ لیکن وہ کمینے دشمن جن کا کام ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر اعتراض کرنا تھا۔ انہیں یہ باتیں کب پسند آسکتی تھیں چنانچہ انہوں نے آپ کا مقابلہ کیا۔ اور آخر دم تک مقابلہ جاری رکھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں "ذریۃ البغایا" قرار دیا گیا ہے۔ مگر نہ ان معنوں میں۔ کہ وہ نعوذ باللہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ بلکہ ان معنوں میں کہ وہ ہدایت سے دور۔ ناشائستہ اور دشمنی میں کمینگی کی حد تک پہنچے ہوئے ہیں

اگر "زمزم" کی اب بھی تسلی نہ ہو تو مہربانی کر کے آیت قرآنی عُتُلٍّ بعد ذالک زنیم کے معنے بیان کرے۔ اور بتائے کہ اس آیت میں زنیم کا لفظ کن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور کسے کہا گیا ہے۔

میری اپنے جواب پر نظر ثانی

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے ۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء کے پیغام میں میرے جواب پر ایک مبسوط آرٹیکل لکھ کر مجھے اپنے جواب پر نظر ثانی کا مشورہ دیا ہے۔ میں قبل اس کے کہ نظر ثانی کے تاثرات شائع کروں۔ شیخ صاحب سے چند امور دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ مجھے عرض حال میں آسانی ہو۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ شیخ صاحب اندرونی اختلاف کے بعد قریباً ۲۵ سال تک خلافت حقہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ اور وہ انہی عقاید کو جو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کی جماعت کے ہیں صحیح سمجھتے رہے۔ بلکہ جب ان کا اخراج ہوا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے ان عقاید کی صحت کا اظہار کیا۔ لیکن اب وہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے عقاید کی تائید کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ان پر اب منکشف ہوئی ہے۔ یا پہلے سے تھی مگر وہ منافقانہ طور پر جماعت کے ساتھ تھے۔ بہر حال یہ امر اب پبلک ہو جانا ضروری ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کے مقامات اولہ موقف کو مدنظر رکھا جائے۔

شیخ صاحب نے ۱۹۲۲ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۷ دسمبر کو ایک تقریر ختم نبوت پر کی تھی۔ اور وہ "الفضل" میں شائع ہوئی تھی۔ میں جو مطالبات کر رہا ہوں۔ وہ اس تقریر کے مفہوم پر مبنی ہیں۔ اگر ان کو اصرار ہوگا۔ تو اصل شائع شدہ الفاظ بھی پیش کر دیئے جائیں گے۔ ان ایام میں مولوی محمد علی صاحب نے "آخری نبی" کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ اس پر شیخ صاحب نے تنقید فرمائی تھی۔ اس میں مولوی صاحب پر یہ الزام عائد کئے تھے۔

(اول) اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بار بار حملے کئے اور مبایعین کو ضمیر فروش قرار دیا ہے کیا شیخ صاحب اس ٹریکٹ کے متعلق آج بھی یہی ایمان رکھتے ہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب پر اس الزام کو صحیح سمجھتے ہیں۔ یا اپنے اس بیان کو جو ہزار ہا انسانوں کے سامنے آپ نے دیا تھا جھوٹا۔ خلاف واقع اور مولوی صاحب پر افترا سمجھتے ہیں۔

(دوم) آپ نے اسی بیان میں جناب مولوی محمد علی پر یہ الزام بھی لگایا تھا۔ کہ وہ حوالجات نقل کرنے میں قطع و برید سے کام لیتے ہیں۔ جس کو دوسرے الفاظ میں میں کہوں گا۔ کہ آپ نے ان پر تحریف کا الزام لگایا تھا۔ کیا آج بھی آپ کا یہی عقیدہ ہے۔ یا وہ بیان آپ کا محض فرضی اور خلاف واقعہ تھا۔

(سوم) آپ نے بیان کیا تھا۔ کہ ان کی تمہید کے جواب میں دس جھوٹ مولوی محمد علی صاحب کے بیان کئے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان دس جھوٹوں کے بعد بھی مولوی صاحب کا کوئی بیان آپ کے نزدیک صحیح سمجھا جا سکتا ہے؟ یا وہ دس جھوٹ جو آپ نے بیان کئے تھے فی الحقیقت جھوٹ نہ تھے۔ آپ نے ان کے بیان میں احتیاط سے کام نہیں لیا تھا۔

(چہارم) اس "آخری نبی" کے جواب میں آپ نے لکھا تھا۔ کہ مولوی صاحب نے اس رسالہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والا صفات پر ایک جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے ناواقف لوگوں میں حضور کے متعلق سخت غلط فہمی پھیلانے کے لئے ایک گہری چال سے کام لیا گیا ہے۔ کیا ۱۹۲۲ء میں مولوی صاحب نے جو جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا تھا۔ وہ گہری چال کا نتیجہ واقعی تھا؟ یا آپ نے مولوی صاحب پر افترا کیا تھا؟

مجھ کو یقین ہے۔ کہ جناب شیخ صاحب ان امور اربعہ کے متعلق مختصر جواب دینا پسند کریں گے۔ تاکہ بحث لمبی نہ ہو۔ میں ان کو مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے کہ میں اس جدال کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور مجھے دکھ ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی طاقت اور وقت کو کس طرح پر خرچ کر رہے ہیں قد تبین الرشد من الغی ہو چکا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی تائیدات سے حق کو ظاہر کر دیا۔ اور جس بیج کو تباہ کر دینے کے منصوبے کئے گئے تھے۔ وہ آج ایک عظیم الشان مثمر بہ ثمرات درخت ہے۔ جس کے سایہ میں لاکھوں انسان کل دنیا میں آرام پاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کی شاخیں دور دور پھیل گئی ہیں۔ لیکن وہ الزام تو مجھ پر دیتے ہیں۔ کہ میں ان کو غیر متعلق امور میں الجھانا چاہتا ہوں۔ باوجودیکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ میں مناظرات کا مؤید نہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باخبر احباب کو میری وہ تقریر یاد ہوگی۔ جو میں نے مجلس مشاورت میں مناظرات کے خلاف کی تھی۔ اور شیخ صاحب بھی موجود تھے یہ جانتے ہوئے بھی مجھ کو اس طرح متہم کرنا درست نہیں ہو سکتا شیخ صاحب مولوی ہیں۔ بلکہ مولوی فاضل۔ وہ مناظر ہیں اور وہ اس راستہ کے داؤ پیچ سے خوب واقف ہیں۔ اور میں اس کوچہ سے نابلد محض۔ تاہم میں ان امور اربعہ کے جواب کے بعد بحولہ و بقوتہ اپنے جواب پر نظر ثانی کے تاثرات جس قدر جلد ممکن ہوگا شائع کروں گا۔ اس لئے کہ میں عموماً بیمار رہتا ہوں۔ پچھلے دنوں عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی جب میرے پاس آئے۔ تو مجھ پر اسہال کا ایک ایسا دورہ ہوا۔ کہ ساری عمر میں نہ ہوا تھا۔ اور میرا مریض بچہ میری حالت دیکھ کر پریشان تھا۔

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

اکسیر شباب

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

شیخ صاحب نے اپنے بیان کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ میں اگر کوئی معقول دلیل اس تضاد کو دُور کرنے کے لئے پیش کروں۔ تو وہ قبول کرلیں گے۔ خدا کرے کہ ان کو توفیق مل جائے میری یہ دلی آرزو ہے۔ لیکن وہ اس راستہ میں اسقدر دُور جاچکے ہیں۔ کہ واپسی کی امید بہت کم ہوسکتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ آب رفتہ باز آید بجو کا نظارہ دکھادے۔

میں یہاں ایک امر بیان کردینا چاہتا ہوں۔ کہ اصل بحث تریاق القلوب کے متعلق یہ ہے کہ وہ ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی۔ یا ۱۹۰۲ء میں۔ میرے بیان کے اسلوب میں اگر کوئی غلطی فرض بھی کرلی جائے۔ تو وہ اس حقیقت اور واقعہ کو غلط نہیں ٹھیرا سکتا۔ جناب شیخ صاحب کے جواب کے بعد میں انشاءاللہ یہ ثابت کرونگا۔ کہ میرا بیان صحیح اور عین واقعات کے مطابق ہے۔ اور اس کیلئے میں خود تریاق القلوب کی اندرونی شہادتیں اور ایسے بیانات پیش کرنے کا یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس کا جواب حقیقت میں نہیں ہوسکتا۔ یوں آجکل لوگ موجود ہیں۔ جو خدا کی بھیجی ہوئی صداقتوں کا انکار کرتے جاتے ہیں۔

مجھے بہت خوشی ہوتی۔ اگر شیخ صاحب ان جھگڑوں میں نہ پڑتے۔ انہوں نے دیکھ لیا ہے۔ کہ ان کی مخالفت نے ان کو کہاں۔ اور جماعت کو کہاں پہنچا دیا ہے۔ وہ غور کریں کہ جس شخص کو وہ چال باز۔ جھوٹ بولنے والا۔ اور اعتراضات اور مخالفت کو نیک نیتی کے خلاف کرنے والا یقین کرتے تھے۔ جس کے عقیدہ کو غلط سمجھ کر اس کی تردید کرتے تھے آج اس کو صحیح قرار دینے پر اپنی قوت صرف کرنا چاہتے ہیں۔

شیخصاحب! ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است

خاکسار
"عرفانی"

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع گجرات

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ یکم سے ۹ ستمبر تک ۶۲ میل کا سفر کرکے تین مقامات کا دورہ کیا۔ تین لیکچر دیئے۔ اور ۱۷۔ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چھ درس دیئے۔ ۲ ستمبر کو صبح سے شام کے چھ بجے تک انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ مختلف اصحاب سوالات کرتے رہے جن کے جواب میں دیتا رہا۔ ۳ ستمبر کی صبح کو آریہ سماج کے جلسہ میں ان کی دعوت پر حضرت کرشن کے سوانح پر تقریر کی۔ آریوں نے میرے نام پر ہی تقریر کی منادی کرائی تھی۔ لیکچر کے اختتام پر آریہ پریذیڈنٹ نے لیکچر کی تعریف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ دیگر ہندو معززین نے لیکچر کو پسند کیا۔

اگلے روز جمعہ کے خطبہ میں تربیت کے بارہ میں بعض ضروری باتیں بیان کیں۔ ۵ ستمبر کو موضع ننگے میں جلسہ تھا اس میں شامل ہونے کے لئے پیدل ہی روانہ ہوا۔ اور شدید بارش میں وہاں پہنچا۔ اگلے روز وہاں تقریر کی۔ وہاں سے مونگ پہنچا۔ ممکن ہے۔ کہ یہاں مناظرہ ہوجائے۔

سانڈھن

بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۸ ۱۳۴۲ کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی عبدالمالک صاحب نے موجودہ جنگ اور میں نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تقریریں کیں۔ خطبات جمعہ میں احباب کی تربیت کے متعلق ضروری باتیں بیان کی جاتی ہیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات بھی سنائی جاتی ہیں۔ روزانہ بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا ہے۔ احباب کو بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

گنج (لاہور)

قمراجالوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۳ ربتوک کو تبلیغی جلسہ کیا۔ بشیر احمد صاحب باجوہ نے "وفات مسیح" پر اور عبدالرحمٰن صاحب مجاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور خاکسار نے "احمدیت کیا ہے؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں عنایت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔ ۱۰ ستمبر کو دوسرا جلسہ کیا گیا شیخ محمد لطیف صاحب پلیڈر صدر تھے۔ چند روز قبل غیر احمدی مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے یہاں ایک جلسہ میں احمدیت پر بعض اعتراضات کئے تھے۔ اس جلسہ میں مولوی عبدالحق صاحب مجاہد اور خاکسار نے مولوی احمد دین صاحب کے اعتراضات کے جواب دیئے مولوی احمد دین صاحب نے ایک حدیث کے بارہ میں ایک چیلنج دیا تھا۔ جسے میں نے منظور کیا۔ مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ آخر میں چوہدری بدرالدین صاحب نے بھی بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ صاحب صدر نے آخری تقریر میں ختم نبوت کے مسئلہ پر آیات قرآنی سے روشنی ڈالی۔

باڑی پورہ (کشمیر)

غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ یکم ستمبر کو یہاں دوسرا تبلیغی جلسہ زیر صدارت مولوی ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار شیخ محبوب الٰہی صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد اجلاس اوّل برخاست ہوا۔ اور نماز کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں "احمدیت اصل اسلام ہے۔" کے موضوع پر

التماس ضروری

جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد ادائیگی فرمادیں۔ بعض احباب وعدہ کرکے پھر بالکل خاموش ہوجاتے ہیں۔ ان سے ہماری گذارش ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات میں اس قسم کا تساہل بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان صبر آزما مشکلات کے دور میں ہم سے ہر ممکن تعاون کریں اُمید ہے۔ آئندہ کوئی دوست بھی چندہ کی بروقت ادائیگی میں غفلت سے کام نہ لیں گے۔

"منیجر"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حب بسماک
ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عیر
جان ہے تو جہان ہے
دل و دماغ اور اعصاب کی طاقت کے لئے جسکے بغیر زندگی اجیرن ہوجاتی ہے
حب مروارید عنبری
بے نظیر دوا ہے
قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے للعہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

قرص خاص
امراض مخصوصہ کیلئے از حد مجرب و مفید ہیں
قیمت ۵۰ قرص دو روپے (عہ)
اکسیر سیلان الرحم
پون۔ لیکوریا۔ سفید پانی کیلئے اکسیر ہے
قیمت فی شیشی تین روپے
منگوانیکا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دفتر بیت المال کیلئے ایک ہوشیار ہیڈ کلرک کی ضرورت

دفتر بیت المال کیلئے ایک ہوشیار اور تجربہ کار آدمی کی بطور ہیڈ کلرک فوری ضرورت ہے۔ جو علاوہ عملہ کی نگرانی کے دوسری ذمہ داری کے کام بھی بخوبی کر سکے (مثلاً اعلانات اور تحریکات وغیرہ کا لکھنا اور سالانہ رپورٹ مرتب کرنا) عام خط و کتابت اردو میں ہوگی۔ لیکن اس کیلئے انگریزی کا جاننا بھی ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت چالیس روپے ماہوار تک دی جائیگی۔ پنشن یافتہ احباب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں ۲۵ ستمبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر بیت المال)

احباب سے ضروری گذارش

ہم نے حسب اعلانات سابقہ یکم ستمبر ۱۹۴۲ء کو وی۔پی ارسال کئے ہیں جن اصحاب نے دیر میں وی۔پی رد کرنے کی اطلاع دی ہے۔ اُن کے وی۔پی رکے نہیں جا سکتے۔ سب اصحاب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں جن اصحاب نے وی پی رکوا کر ادائیگی کا وعدہ کیا ہے وہ براہ کرم بہت جلد ادائیگی فرمادیں۔ کاغذ کی گرانی اپنی پوری شدت اختیار کر چکی ہے۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر اور بر وقت چندہ کی ادائیگی کرکے اپنے جماعتی اخبار سے تعاون فرمائیں گے۔

"منیجر"

رشی نگر (کشمیر)

عبدالجبار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۲۲ شعبان یہاں جلسہ ہوا۔ عورتوں کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ پہلے اجلاس میں خواجہ عبدالرحمٰن صاحب فارسٹ منیجر نے شرک کے خلاف مفصل تقریر کی۔ انکے بعد مولوی عبداللہ صاحب نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس ہوا۔ صدر مولوی ابو العطاء صاحب تھے۔ مولوی احمد شاہ صاحب۔ خاکسار اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی ابو العطاء صاحب نے سورہ لقمان کے آخری رکوع کی دلچسپ تفسیر بیان کی جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اردگرد کے دیہات سے کافی دوست آئے ہوئے تھے جن کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام تھا۔

مولوی ابو العطاء صاحب نے مؤثر تقریر کی۔ غیر احمدیوں پر بالخصوص اس تقریر کا اچھا اثر ہوا۔

بھدرواہ (ریاست جموں)

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں:۔ کہ ۲۳ سے ۳۱ اگست تک تین مقامات کا دورہ کیا۔ ایک لیکچر دیا گیا۔ ۴۲ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔ تفسیر کبیر سے نو درس دیئے گئے۔ اخبار "الفضل" کے مضامین احباب جماعت کو سناتا رہا۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خریدیں
قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

بیماریوں سے بچانے والا

اپنے نام کے مطابق سچا آب حیات تمام بیماریوں کی ایک دوا۔ ایک بے خطا دافع زہر جراثیم کا دافع۔ متعدی امراض سے حفاظت بخشنے والا۔ تمام دردوں اور سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹے اور چوٹ گھاؤ پھوڑا پھنسی کا علاج۔ معدے کی تمام خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ جی متلانا۔ قے دست۔ شول ہیضہ۔ زکام۔ اور انفلوانزا وغیرہ کا دشمن

امرت دھارا ہے

قیمت بڑی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے
2/8/- 1/4/- -/8/-

آپ کے گھر کا حکیم

نوٹ: میسرز مہیسیہ اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے اُن سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے

"امرت دھارا" لاہور

وی۔پی منگوانے آٹھ آنے سے دس روپیہ تک کی دوائی کے آدھ سیر تک کے پارسل پر ۱۰ر ڈاک خرچ ضرور لگ جاتا ہے۔
خط و کتابت و تار کا پتہ: امرت دھارا ۱۲ لاہور۔ المشتہر: منیجر امرت دھارا وشد ہالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

میک لائٹ

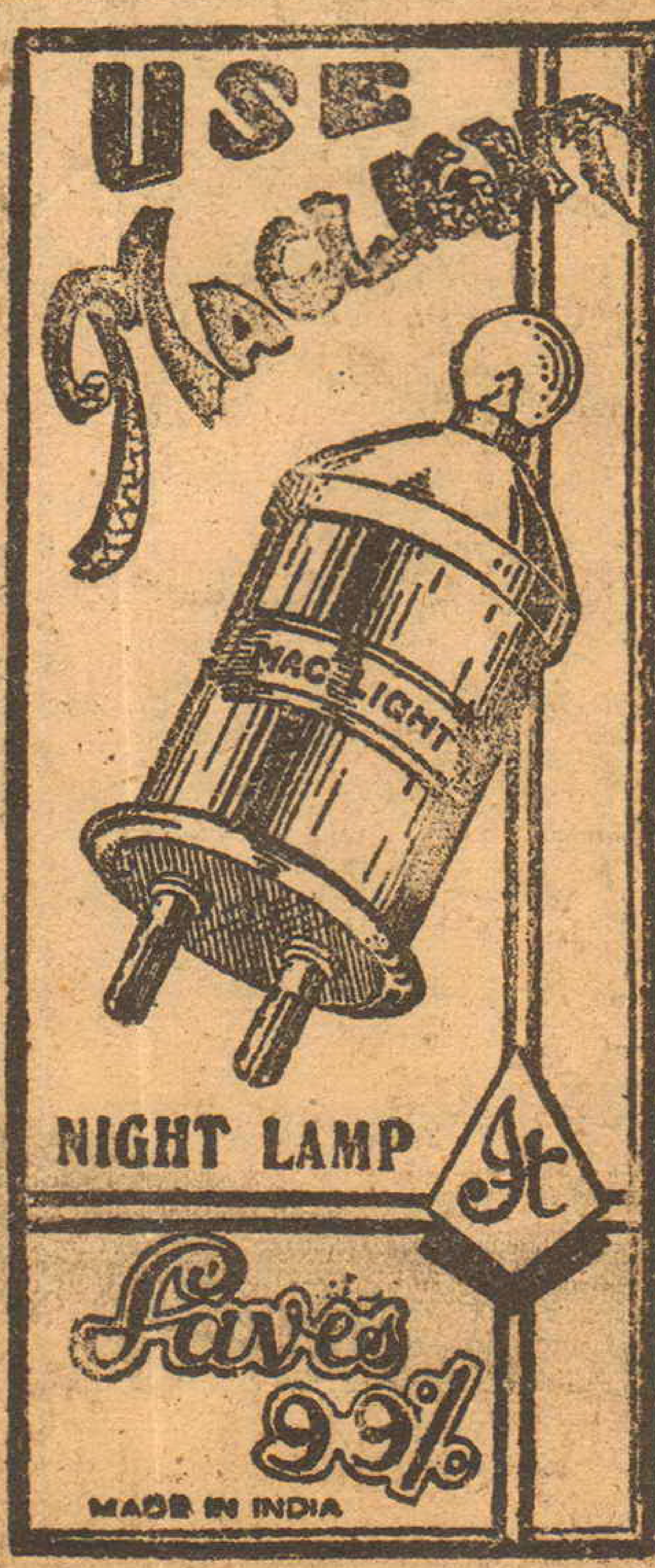

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B. 46

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ منگل کی رات کو سٹالن گراڈ میں دشمن کے ہراول دستوں کو روسیوں نے بنوک سنگین باہر نکال دیا ہے۔ اور ایک ایک گز زمین ان سے خالی کرالی۔ مگر اسکے باوجود ابھی تک حالت نازک ہے۔ کاکیشیا کے محاذ پر موزڈاک کے علاقہ میں دشمن کی پیشقدمی کو روسیوں نے کامیابی سے روکا ہوا ہے۔ بلکہ کئی اہم گاؤں اس سے خالی بھی کرائے ہیں۔ وورونیش کے محاذ پر بھی ایک اہم گاؤں جرمنوں سے واپس لے لیا گیا ہے ۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی میں جاپانیوں کو سٹینلے کی پہاڑیوں پر ابھی روکا ہوا ہے۔ اتحادی طیاروں نے نیو برٹین میں ابائول کے مقام پر دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی۔ گوڈال کنال میں امریکن فوجیں کامیابی سے اپنے مورچوں کی حفاظت کر رہی ہیں ۔

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ ایک امریکن اعلان میں آٹھ جاپانی جنگی جہازوں کے غرق ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ یہ اس نقصان سے علاوہ ہے جو جاپانیوں کو سالومن کی لڑائیوں میں ہوا۔ آغاز جنگ سے اب تک جاپانیوں کے ہر قسم کے ۳۴۲ جہاز غرق یا مجروح ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ کے کل ۹۵ جہاز غرق ہوئے یا ان کو نقصان پہنچا ۔

چنکنگ ۱۸ ستمبر۔ مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے کنہوا سے شمال مغرب میں واقع ایک اہم مقام لانچی پر قبضہ کر لیا ہے ۔

قاہرہ ۱۸ ستمبر۔ مصر کے جنگی علاقہ میں منگل کی رات کو اتحادیوں نے دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر ہوائی کئے۔ مطروح کی گودیوں پر بھی بم برسائے گئے۔ کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ مرسا مطروح اور الدابہ پر بھی حملے ہوئے۔ ایک ہوائی لڑائی میں دو جرمن طیارے گرائے گئے۔ اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا گیا ۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ساحل ناروے کے پاس برطانی طیاروں نے دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے دو کو سخت نقصان پہنچایا۔ شنبہ کی شب کو روہر پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں پانچ ہزار ٹن بم دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر گرائے گئے ۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ وشی کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ مڈغاسکر کے فرانسیسی گورنر نے برطانی کمانڈر کی پیش کردہ شرائط صلح کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اب وہاں لڑائی جاری رہے گی۔ برطانی حلقوں سے اس بارہ میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی ۔

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن طوفانی دستے کل ان بستیوں میں داخل ہو گئے تھے۔ لڑائی گویا شہر کی چاردیواری کے اندر ہو رہی ہے۔ اسوقت جرمن فوج کے بیس ڈویژن دو ہزار ٹینک۔ اور ایک ہزار ہوائی جہاز شہر پر حملے کر رہے ہیں۔ روسی فوجوں کو بھی ہوائی جہازوں میں کمک آرہی ہے۔ مگر پھر بھی انکی تعداد بہت کم ہے ۔

کینبرا ۱۸ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر فوج نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اسوقت تک ۲۸۲۵۱ آسٹریلین سپاہی جنگی قیدی بن چکے ہیں۔ یا مفقود الخبر ہیں۔ ان میں سے ۷۶۶۷ یونان اور کریٹ میں پکڑے گئے۔ آج وزیر اعظم نے اپوزیشن کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ وہ بجٹ پالیسی کے سوال پر نئے انتخابات لڑنے کے لئے تیار ہیں ۔

بھاگلپور ۱۷ ستمبر۔ یہاں ریڈیو سیٹ رکھنے والے تمام لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سیٹ حکومت کے ہاں جمع کرا دیں ۔

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ پولیس نے چھاپہ مار کر ایک پُراسرار تہ خانہ سے کئی من ٹیلیگراف کے تار۔ سکّہ اور پیتل کے بہت سے پرزے برآمد کئے ہیں۔ تین اشخاص کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے ۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ ایکٹ واگزاری اراضیات مرہونہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنیکی اجازت کے لئے جو درخواست فیڈرل کورٹ میں دی گئی ہے۔ اسکی سماعت ۱۲ اکتوبر کو فیڈرل کورٹ کا فل بنچ کریگا۔ پنجاب گورنمنٹ نے بھی بے نامی ایکٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل اپیل دائر کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ اسکے لئے درخواست کی سماعت ۲۲ اکتوبر کو ہوگی ۔

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ نے ناروے کے پریذیڈنٹ کو ایک جہاز پیش کیا۔ اور اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ناروے کے بیڑے کو اب تک دو سو جہازوں اور پندرہ سو جہازیوں کا نقصان ہو چکا ہے۔ مگر اُس نے ابتک ہمت نہیں ہاری۔ یہ علم حاصل ہونیکے بعد کسی کو اس امر پر حیرانی نہ ہونی چاہیئے کہ لڑائی کیوں ہو رہی ہے ۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ شہر میں جلانیوالی لکڑی اور کوئلہ کی سخت دقت ہے۔ امرتسر کے ایک بیوپاری کی لکڑی کے ۴۰ ڈبے لاہور سے گذر رہے تھے کہ سٹی مجسٹریٹ نے انپر قبضہ کر لیا۔ حکام مزید لکڑی کا انتظام بھی کر رہے ہیں ۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اڑھائی مہینوں کے دوران میں صوبہ میں ملیریا وبائی صورت اختیار کریگا۔ اور اندازہ ہے کہ تیس لاکھ افراد اس کا شکار ہونگے۔ حکومت کی طرف سے ہر ضلع میں ایسے انتظامات کئے جا رہے ہیں کہ جو لوگ دیہاتی شفاخانوں تک نہ پہنچ سکتے ہوں انہیں طبی امداد مہیا کی جا سکے۔ جن علاقوں میں ملیریا کے بہ شدت پھیلنے کا خطرہ ہے۔ ان میں کونین مفت تقسیم کرنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے ۔

کیوبی شیف ۱۸ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی یہاں پہنچ گئے ہیں۔ طہران سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے شاہ ایران کے ساتھ طیارہ میں بیٹھ کر شہر کے اوپر پرواز کی ۔

ملشی گنج (بنگال) ۱۸ ستمبر۔ کل ایک ہجوم نے جلسہ کرنا چاہا۔ پولیس نے اسے منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ تو لوگوں نے سنگ باری شروع کر دی اس پر پولیس نے گولی چلائی ۔

ٹوکیو ۱۷ ستمبر۔ جاپانی وزیر خارجہ کے مستعفی ہونے پر وزیر اعظم نے یہ عہدہ سنبھال لیا تھا۔ اب مسالو کی ٹانی صدر مجلس اطلاعات کے اس عہدہ پر تقرر کا اعلان کیا گیا ہے ۔

نیویارک ۱۷ ستمبر۔ جاپانی جنرل شنرو کوہاما نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ مشرقی ایشیا عنقریب یورپ کی جنگ میں ایک اہم تعاون کرنیوالا ہے۔ امریکن مبصرین اس سے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ جاپان سائبیریا یا ہندوستان پر حملہ کرنیوالا ہے ۔

ناسک ۱۷ ستمبر۔ ایک ہجوم نے کل شام پنچاوتی کے تھانہ کو گھیر لیا۔ پولیس مین کی وردی اتروالی اور سڑک پر رکھ کر جلا دی۔ اس کے بعد ڈاک خانہ پر حملہ کیا اور نقدی و ٹکٹ وغیرہ لوٹ لئے۔ ریکارڈ تباہ کر دیا اور فرنیچر جلا دیا۔ احمد آباد میں متعدد جلوسوں کو اشک آور گیس استعمال کر کے منتشر کیا گیا۔ دو پولیس افسروں نے حفاظت خود اختیاری کے طور پر فائر بھی کئے ۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ جولائی ۱۹۴۲ء میں سب سے زیادہ فوجی بھرتی ہوئی۔ اس سے پہلے نومبر ۱۹۴۱ء میں سب سے زیادہ بھرتی ہوئی تھی۔ جون ۱۹۴۲ء میں بھی قریباً اتنی ہی ہوئی۔ مگر جولائی میں سب سے زیادہ ہوئی انڈین آرمی۔ نیوی اور انڈین ایئر فورس میں کثرت سے نوجوان شریک ہوئے ۔

ماسکو ۱۸ ستمبر۔ بعد دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمنوں نے سٹالن گراڈ کی شمال مغربی بستیوں میں بھی گھسنا چاہا۔ مگر روسیوں نے کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور دشمن کو بہت سا نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ دو بٹالین شہر کے بازاروں میں بھی گھس گئیں۔ مگر ان میں سے اکثر ہلاک کر دیئے گئے اور باقی باہر نکال دیئے گئے۔ نوورسسک کے علاقہ میں جرمن ساحل کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کے بہت سے ٹینک برباد کر دیئے گئے ۔

دہلی ۱۸ ستمبر۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ملکی حالت پر بحث کا جواب مسٹر ایم۔ ایس۔ اینے نے دیا کیونکہ سر ریجنالڈ میکسویل ہوم ممبر بیمار تھے اور لاء ممبر سر سلطان احمد نے حکومت کی پالیسی کی حمایت میں زبردست تقریر کی۔ مسٹر اینے نے کہا کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ حکومت نے بعض مواقع پر اپنے اختیارات کا استعمال صحیح نہیں کیا۔ آنریبل ممبران نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ گورنمنٹ کے دل میں انکی بہت قدر ہے۔ میں چونکہ گاندھی جی کی طبیعت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وائسرائے کے ساتھ انکی ملاقات ہو بھی جاتی تو اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلتا۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کانگرس کے ریزولیوشن کے بعد شورش کے شروع ہونے تک حکومت نے اسے روکنے کے لئے کیا کوشش کی۔

قاہرہ ۱۸ ستمبر مصر کی جنگ کے بارہ میں تازہ خبر یہ ہے۔ کہ کوئی بڑی لڑائی ابھی نہیں ہوئی۔ گشتی دستے اور توپیں سرگرم رہیں۔ وسطی محاذ پر اتحادی توپوں نے دشمن کے مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔

کلکتہ ۱۸ ستمبر آج ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی یہاں پہنچے۔ اور مسٹر فضل الحق سے ملاقات کر کے ان کو دہلی میں اپنی سرگرمیوں سے مطلع کیا۔ امید ہے کہ آپ اور مسٹر فضل الحق عنقریب پھر دہلی جائیں گے

ایسے معترضین بتائیں کہ انہوں نے کانگرس کو ایسا خطرناک ریزولیوشن پاس کرنے سے روکنے کے لئے کیا کیا۔ سر سلطان احمد نے کہا کہ ۱۸ اگست کو میں نے اور میرے ساتھیوں نے جو فیصلہ کیا۔ اسپر ہمیں کبھی افسوس نہ ہوگا۔ ہمارے سامنے دو ہی رستے تھے۔ یا تو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اور یا پھر اس چیلنج کو قبول کر لیتے۔ مسلم لیگ پارٹی سکرٹری نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب نے کہا۔ کہ مسلم لیگ صاف اعلان کر چکی ہے کہ اس کا کانگرس کی تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ اس کے خلاف ہے۔ ہندوستان کے موجودہ مصائب کی بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ حکومت ہمیشہ کانگرس کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی رہی ہے ۔

دوائی سلان الرحم یا لیکوریا اکسیر ہے
اور اس مرض سے پیدا شدہ کمر درد۔ بدہضمی اور کمزوری وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت خوراک ۲۴ دن۔ تین روپیہ ۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء ... پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔